ترتیب : عمیر الحسینی ندوی
(ماخوذ از مفکر اسلام کی اردو تصانیف)

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ ایک نظر میں

ولادت : ٦ محرم الحرام ١٣٣٣ھ (١٩١٤ء) بمقام تکیہ کلاں رائے بریلی' رائے بریلی

تعلیم : تعلیم کا آغاز والدہ محترمہ سے قرآن مجید سے ہوا پھر اردو اور عربی کی باقاعدہ تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا۔

١٣٤١ھ (١٩٢٣ء) میں والد صاحب حکیم سید عبدالحئ صاحب کا انتقال ہوا اس وقت آپ کی عمر نو سال سے کچھ اوپر تھی تو تعلیم وتربیت کی ذمہ داری آپ کی والدہ محترمہ اور برادر بزرگ مولانا حکیم سید عبدالعلی حسنی پر آپڑی جو خود بھی اس وقت دارالعلوم ندوۃ العلماء اور دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد میڈیکل کالج میں زیر تعلیم تھے۔

☆ ١٣٤٢ھ (١٩٢٤) میں علامہ خلیل عرب سے باقاعدہ عربی تعلیم کا آغاز کیا اور اصلاً انہیں کی تربیت میں عربی مکمل کی۔

☆ ندوۃ العلماء کے اجلاس ١٩٢٦ء منعقدہ کانپور میں شرکت کی اور اپنی عربی بول چال سے سرکاء کو محظوظ کیا' جس کی وجہ سے بعض عرب مہمانوں نے اپنے گھومنے پھرنے میں بطور رہبر مولانا کو ساتھ رکھا۔

☆ ١٩٢٧ء میں لکھنو یونیورسٹی میں داخلہ لیا اسوقت مولانا یونیورسٹی کے سب سے کم سن طالب علم تھے یونیورسٹی سے فاضل ادب کی سند حاصل کی۔

☆ عربی زبان کی تعلیم کے دنوں میں اردو کے ادب عالی کی چوٹی کی کتابوں کا مطالعہ کیا جس سے مولانا کو دعوت کے کام کی انجام دہی اور عصری زبان و تعبیر میں صحیح اسلامی فکر و عقیدہ کی تشریح میں مدد ملی۔

☆ ١٩٢٧ء سے ١٩٣٠ء کے درمیان انگریزی زبان کے سیکھنے کی بھی مشغولیت رہی جس

کیوجہ سے اسلامی موضوعات اور عربی تہذیب و تاریخ وغیرہ پر انگریزی کی کتب سے مولانا کیلئے براہ راست استفادہ ممکن و آسان ہوا۔

☆ ۱۹۲۹ء میں دار العلوم ندوۃ العلماء میں داخلہ لیا اور علامہ محدث حیدر حسن خان کے درس حدیث میں شریک ہوئے۔ اور ان سے صحیحین اور سنن ابی داؤد اور سنن ترمذی حرفاً حرفاً پڑھی۔

☆ اپنے شیخ خلیل انصاری سے منتخب سورتوں کی تفسیر کا درس لیا اور مولانا احمد علی صاحب لاہوری سے انکے ترتیب دادہ نظام کے مطابق ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۹۳۲ میں لاہور میں مقیم رہ کر پورے قرآن کریم کی تفسیر پڑھی۔

☆ شیخ الاسلام حسین احمد مدنی سے استفادہ کیلئے ۱۹۳۲ میں چندماہ کا دارالعلوم دیوبند میں قیام کیا اور صحیح بخاری و سنن ترمذی کے اسباق میں شریک ہوئے اور ان سے تفسیر و علوم قرآن میں بھی استفادہ کیا‘ نیز شیخ اعزاز علی سے فقہ کا اور قاری اصغر علی صاحب سے روایت حفص کے مطابق تجوید کا درس لیا۔

علمی دعوتی زندگی

☆ ۱۹۳۴ء میں دار العلوم ندوۃ العلماء میں مدرس بنائے گئے اور تفسیر و حدیث اور ادب عربی و تاریخ و منطق کا درس دیا۔

☆ ۱۹۳۹ء میں دینی مراکز سے واقفیت کیلئے ایک سفر کیا جسمیں شیخ عبدالقادر رائے پوری اور مصلح کبیر مولانا محمد الیاس کاندھلوی سے واقفیت حاصل ہوئی اور پھر ان سے مستقل ربط و تعلق رہا چنانچہ اول سے روحانی تربیت حاصل تھی اور دوسرے کا اتباع و اقتداء میں فریضۂ دعوت اور معاشرہ کی اصلاح کی انجام دہی کا کام کیا چنانچہ دعوت و تربیت اور اصلاح کیلئے مسلسل سفر کئے اور ان اسفار کا سلسلہ ایک زمانہ تک جاری رہا۔

☆ انجمن تعلیمات دین کے نام سے ۱۹۴۳ء میں ایک انجمن قائم کی اور اس میں قرآن کریم اور سنت نبویہ کے درس کی سلسلہ جاری کیا جو بے حد مقبول ہوا۔ خاص طور سے تعلیم یافتہ اور ملازمت پیشہ طبقہ بڑی مقدار میں متوجہ ہوا۔

☆ ندوۃ العلماء مجلس انتظامی کے رکن کی حیثیت سے ۱۹۴۵ء میں منتخب کئے گئے اور علامہ سید سلیمان ندویؒ کی تجویز پر ۱۹۵۱ء میں نائب معتمد تعلیم کی حیثیت سے متعین کئے گئے اور ۱۹۵۴ء میں علامہ کی وفات کے بعد حیثیت معتمد قرار پائے اور ۱۹۶۱ء میں برادر بزرگ ڈاکٹر عبد العلی حسنی صاحب کی وفات کے بعد ندوۃ العلماء کے ناظم اعلیٰ بنائے گئے۔

☆ ۱۹۵۱ء میں تحریک پیام انسانیت کی بنیاد ڈالی۔ ☆ ۱۹۵۹ء میں مجلس تحقیقات و نشریات اسلام قائم کی۔ ☆ عربی میں سب سے پہلا مقالہ سید رشید رضا مصری کے مجلّہ "المنار" میں ۱۹۳۱ء میں شائع ہوا جو سید احمد شہید کی تحریک کے موضوع پر تھا۔

☆ اردو میں اولین کتاب و تالیف ۱۹۳۸ء میں بعنوان سیرت سید احمد شہید شائع ہوئی جو دینی و دعوتی حلقوں میں بہت مقبول ہوئی۔

☆ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے اسلامیات کے نام سے بی۔اے۔ کے طلباء کیلئے نصاب و کورس مرتب کرنے کے لئے متعین کیا۔

☆ اور جامعہ ملیہ دہلی کی دعوت پر ۱۹۴۲ء میں جامعہ کے اندر ایک لکچر دیا جو بعد مین دین و مذہب کے نام سے طبع ہوا۔

☆ ۱۹۶۳ء میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں کئی لکچرس دیئے جو " النبوة والانبياء في ضوء القرآن " کے نام سے شائع ہوئے۔

☆ ۱۹۶۸ء میں سعودی وزیر تعلیم کی دعوت پر ریاض تشریف لے گئے تاکہ کلیۃ الشریعۃ کے نصاب و نظام کے جائزہ کے کام میں شریک ہوں اور اس موقع سے وہاں جامعۃ الریاض اور کلیۃ المعلمین میں کئی لکچرس ہوئے۔

☆ ندوۃ العلماء سے عربی میں نکلنے والے پرچے "الضیاء" کی ادارت میں ۱۹۳۲ء میں اور اردو پرچے "الندوۃ" کی ادارت میں ۱۹۴۰ میں شریک رہے اور ۱۹۴۸ میں "تعمیر" کے نام سے بزبان اردو ایک پرچہ نکالنا شروع کیا۔ اور دمشق سے نکلنے والے پرچے "المسلمون" کے اداریے کی ذمہ داری ۵۸۔۱۹۵۹ میں متعلق رہی ‘پہلا اداریہ بعد میں "ردۃ ولا ابا بکر لھا" کے نام سے شائع

ہوا جیسے کہ استاذ محب الدین خطیب کے پرچے "الفتح" میں بہت سے مقالات شائع ہوئے۔

☆ ۱۹۶۳ء سے لکھنؤ سے 'ندائے ملت' اردو میں نکلنا شروع ہوا تو اسکے شعبہ ادارت کی نگرانی متعلق رہی اور ندوۃ سے ۱۹۵۵ سے نکلنے والے عربی پرچے "البعث الاسلامی" اور ۱۹۵۹ء سے نکلنے والے عربی پرچے "الرائد" نیز ۱۹۶۳ء سے نکلنے والے اردو پرچے "تعمیر حیات ان تینوں کے نگران عام رہے۔

اسفار

☆ ۳۹ء میں لاہور کا سفر کیا جو دور دراز کے مقام کا سب سے پہلا سفر تھا وہاں شہر کے علماء و خواص سے ملاقاتیں کیں اور شاعر اسلام ڈاکٹر محمد اقبال سے بھی ملے۔ اس سے پہلے مولانا ان کی بعض نظموں کا عربی میں ترجمہ کر چکے تھے۔

☆ ۳۵ء میں بمبئی کا سفر اس غرض سے کیا کہ دلتوں کے لیڈر ڈاکٹر امبیڈکر کو اسلام کی دعوت دی جا سکے۔

☆ ۳۹ء میں ہندوستان کے دینی مراکز سے واقفیت کے لئے ایک سفر کیا۔

☆ ۴۷ء میں حج کا سفر کیا اور چند ماہ حجاز میں قیام رہا، یہ بیرون ملک سب سے پہلا سفر تھا۔

☆ مصر کا پہلا سفر ۵۱ء میں کیا جبکہ مولانا کی کتاب "ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین" مولانا سے پہلے ہی وہاں کے تمام علمی حلقوں میں پہونچ کر متعارف ہو چکی تھی اس لئے وہ خود مولانا کے لئے تعارف کا بہترین ذریعہ بنی۔

☆ فلسطین کا بھی سفر کیا تو بیت المقدس کی زیارت کی اور مسجد اقصیٰ کی بھی اور رمضان کے آخری دن وہیں گزارے۔ اور "مدینۃ الخلیل وبیت اللحم" کی زیارت کی واپسی میں اردن کے شاہ، شاہ عبداللہ سے ملاقات کی۔ ☆ ۵۶ء میں ترکی کا سفر کیا اس موقع سے دو ہفتے کا قیام رہا اسکے بعد کئی سفر ہوئے۔ ☆ کویت اور دول خلیج کا بار بار سفر کیا۔

☆ رابطۃ العالم الاسلامی کے وفد کی سربراہی میں افغانستان، ایران، لبنان، عراق کا سفر کیا

☆ ۷۶ء میں مغرب اقصیٰ کا سفر ہوا اور برما کا ۷۰ء میں جبکہ پاکستان کے اسفار بار بار ہوئے

☆ یورپ کا پہلا سفر ۶۳ء میں ہوا جس میں جنیوا، لندن، پیرس، کیمبرج و آکسفورڈ وغیرہ جانا ہوا اور اسپین سے اہم شہروں میں بھی اس سفر میں بہت سے عرب اور مغربی فضلاء سے ملاقتیں ہیں اور کئی لکچرس ہوئے۔ اس سفر کے علاوہ بھی یورپ کے سفر ہوئے بالخصوص ادھر آکسفورڈ کے اسلامک سنٹر کی وجہ سے باربار سفر ہوتا رہا۔ ☆ ۷۷ء میں امریکا کا پہلا سفر کیا اور دوسرا ۹۳ء میں۔ ☆ ۸۵ء میں بلجیم کا اور ۸۷ء میں ملائیشیا کا سفر ہوا اور ۹۳ء میں تاشقند و سمرقند وغیرہ کا سفر ہوا۔

اعزازات :

☆ دمشق کی "مجمع اللغۃ العربیۃ" کے مراسلاتی ممبر ۵۶ء میں قرار پائے۔

☆ رابطہ العالم الاسلامی کی تاسیس و قیام کا پہلا اجلاس جو ۶۲ء میں مکہ مکرمہ میں ہوا جس میں جلالہ الملک سعود بن عبدالعزیز اور لیبیا کے حاکم ادریس سنوسی بھی شریک تھے اس جلاس میں نظامت کے فرائض مولانا نے انجام دیئے۔

☆ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی تاسیس و قیام کے وقت ۶۳ء سے اسکی مجلس شوری کے ممبر طے پائے اور اسکا نظام بدلنے تک برابر یہ منصب برقرار رہا۔

☆ رابطۃ الجامعات الاسلامیہ کے ممبر ابتداء سے رہے۔

☆ اردن کی مجمع اللغۃ العربیہ کے ۸۰ میں رکن بنائے گئے۔

☆ ۸۰ء میں اسلام کی خدمات پر فیصل ایوارڈ سے نوازے گئے۔

☆ کشمیر یونیورسٹی کیطرف سے ۸۱ء میں ادب میں P.H.D کی اعزازی ڈگری سے نواز ے، گئے

☆ آکسفورڈ کے مرکز دراسات اسلامیہ کے ۸۳ میں صدر بنائے گئے۔

☆ ۸۴ میں رابطۃ الادب الاسلامی العالمیۃ کے قیام کے ساتھ اسکے صدر قرار پائے۔

☆ ۱۴۲۰ھ ۱۹۹۹ء میں اکسفورڈ اسلامک سنٹر کی طرف سے تاریخ دعوت و عزیمت کے سلسلے میں سلطان برونائی ایوارڈ سے نوازے گئے۔

☆☆☆☆☆☆